اللہ تعالیٰ کا راستہ کسے کہتے ہیں۔

اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ بس سٹاپ پر کھڑے ہوں اور آپ نے اپنے گھر جانا ہو تو گاڑیاں تو بہت سی ہوں گی اور آ، جا بھی رہی ہوں گی، کنڈیکٹر آپ کو بیٹھنے کیلئے کہتا ہے مگر آپ نہیں بیٹھتے اس لیے کہ جن راستوں پر ان گاڑیوں نے جانا ہے وہ راستہ آپ کی منزل نہیں ہے چاہے کنڈکٹر جتنا بھی چیخے چلائے آپ غلط بس میں نہیں بیٹھیں گے اگر کوئی اندھا، بہرا اور گونگا انسان ہو تو وہ کسی بھی بس میں بیٹھ کر در بدر ہو سکتا ہے لیکن ہوش وحواس والا، آنکھوں والا دیکھ بھال کر کے اپنی متعلقہ گاڑی میں ہی بیٹھے گا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گا اور ہماری منزل جنت ہے۔ اس جنت کی طرف جانے والا راستہ کونسا ہے۔ جس راستے کو اختیار کر کے ہم جنت حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آج ہم وہ راستہ قرآن پاک سے تلاش کریں گے جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے آئیں قرآن پاک سے اس کا جواب اور تفسیر معلوم کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے پوچھتے ہیں۔

آئیں قرآن پاک سے وہ خاص درخواست دیکھتے ہیں جن میں فرشتے خاص قسم کے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرتے رہتے ہیں۔

سورہ مؤمن۔ آیات 7 تا 9۔ پارہ 24

جو فرشتے جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے گرد ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لیے معافی مانگتے رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے پس معاف کر دے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی اطاعت کی ہے۔ انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان والدین کو اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں۔ تو بلاشبہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور بچا دے ان کو برائیوں سے جس کو تو نے قیامت کے دن برائیوں سے بچا لیا اس پر تو نے بڑا رحم کیا یہی بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرشتے اللہ تعالیٰ سے ایک مکمل درخواست پیش کرتے رہتے ہیں صرف ان لوگوں کیلئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا راستہ اختیار کیا ہے۔ آج ہم دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ کس کو کہتے ہیں وہ راستہ تلاش کر کے ہم بھی اختیار کریں گے تا کہ ہمارا شمار بھی ان خوش نصیب لوگوں میں ہو جن کیلئے فرشتے ہر وقت دعا کرتے رہے ہیں ہم بھی اللہ تعالیٰ کے راستے کو مضبوطی سے پکڑیں گے تا کہ فرشتوں کی دعا میں ہمارا نام شامل ہو جن کی کامیابی کی گارنٹی اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں اس بات کا جواب تلاش کرتے ہیں جواب تلاش کرنے کے بعد تفسیر بھی تلاش کریں گے۔ سوال تھا کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ کس کو کہتے ہیں سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29 میں اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں:

''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سورہ ' دہر'' آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

''بے شک یہ قرآن تو نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں۔

سورہ فرقان۔آیات 56 تا 57۔ پارہ 19

اور ہم نے آپ ﷺ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے کہ دیجیے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں میں قرآن کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

ان آیات میں راستہ قرآن پاک کو کہا گیا ہے جس میں ہمارے لیے خوشی کی باتیں اور ڈرانے والی باتیں ہیں تا کہ ہم خوشی والی باتوں کو جان کر جنت میں جاسکیں اور ڈرانے والی باتوں سے دور رہ کر جہنم سے بچ سکیں۔یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ ہے جو انسان بھی چاہے اسے اختیار کرلے۔

سورہ تکویر۔آیت 27,28 پارہ 30

یہ قرآن تمام جہان کے لیے ایک نصیحت ہے۔تم میں سے ہر اس انسان کیلئے جو سیدھا چلنا چاہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے تم میں سے ہر اس انسان کیلئے جو سیدھا چلنا چاہے۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کے راستے کے جوابات سن لیے اور پڑھ بھی لیے امید ہے کہ آپ کو سورہ مومن والی آیات کی سمجھ آ گئی ہوں گی۔کہ اللہ تعالیٰ کے راستے کی اطاعت کرنے والے لوگ قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے لوگ ہوں گے جن کے لیے فرشتے دعا کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے پس معاف کردے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی اطاعت کی ہے۔یعنی قرآن پاک کی اطاعت کی ہے۔انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔اے ہمارے رب داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان والدین کو اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں۔تو بلاشبہ زبردست حکمت والا ہے۔اور بچادے ان کو برائیوں سے جس کو تو نے قیامت کے دن برائیوں سے بچالیا اس پر تو نے بڑا رحم کیا یہی بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک کا علم دے۔ اور ہمیں قرآن پاک کی اطاعت کی توفیق دے تا کہ ہمارا شمار بھی ان خوش نصیب لوگوں میں ہو جن کیلئے فرشتے ہر وقت دعا کرتے رہتے ہیں ہم بھی اللہ تعالیٰ کے راستے کو مضبوطی سے پکڑیں گے تا کہ فرشتوں کی دعا میں ہمارا نام شامل ہو جن کی کامیابی کی گارنٹی اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں۔

اب قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب اور تفسیر تلاش کرتے ہیں۔

- سورہ دھر آیات 3 پارہ 30

بیشک ہم نے اس کو راستے کی ہدایت دی ۔ پھر وہ یا تو شکر گزار ہے یا کافر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ بیشک ہم نے انسان کو راستے کی ہدایت دی ۔ پھر وہ یا تو شکر گزار ہے یا کافر۔ راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ بیشک ہم نے انسان کو راستے یعنی قرآن پاک کی ہدایت دی ۔ پھر وہ یا تو شکر کرنے والا ہے یا کافر۔ یعنی فرقہ پرست

- سورہ ابراہیم ۔ آیت 1 تا 3 پارہ 13

الف لام را۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ ان کے رب کی اجازت سے۔ اس اللہ کے راستے پر لاؤ جو زبردست قابل تعریف ہے اور زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے اور سخت عذاب کی وجہ سے کافروں کیلئے تباہی ہے جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو دفعہ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہا گیا ہے ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسولﷺ فرماتے ہیں کہ اس قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں جو زبردست خوبیوں والا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ کافر یعنی فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں وہ ایسے کافر اور گمراہ ہیں۔ کہ ان کیلئے سخت تباہی ہے اور وہ گمراہی میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک سے منع بھی کرتے ہیں اور طرح طرح کے بہانے بنا کر روکتے ہیں مگر خود کو نہ گمراہ تسلیم کرتے ہیں اور نہ کافر۔ یہی ہمارا المیہ ہے یہی افسوسناک پہلو ہے۔

- سورہ محمد ۔ آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کئے اور جو کچھ محمدﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنہوں نے محمدﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی اللہ تعالیٰ ان کے

گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے سچ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کی۔ جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو مثالوں کے ذریعے ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تاکہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔ کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔ تو آپ ذرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔ کبھی کسی کا نام لیں گے۔ اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔ ٹریننگ کے لیے آیا ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے اغاز میں فرما دیا۔ کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ یعنی اس میں پرہیزگاروں کے لیے ٹریننگ ہے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ فرقہ پرستوں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔ رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اپنے مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ اسی لیے قرآن میں انہیں کافر مشرک مرتد اور منافق اور ظالم اور گمراہ کہا گیا ہے

سورہ محمد۔ آیت 32 تا 34۔ پارہ نمبر 26

بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہوں نے ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے یعنی قرآن پاک سے روکتے رہے پھر اسی کفر کی حالت میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں جس نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا یعنی جس نے فرقے بنائے اور اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔ اس بات کو رسولؐ کی مخالفت کہا گیا کیونکہ یہ قرآن رسول اللہؐ نے ہی تو پہنچایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔ کیونکہ وہ اطیع اللہ اطیع الرسول کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اگر کسی نے اپنی اس غلطی کی اصلاح نہ کی اور یوں ہی مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔

خواتین وحضرات!

یہ قرآن پاک سے روکنے کا کام ہمارے فرقے والے بڑی خوبصورتی کے ساتھ اور جانفشانی سے کر رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے کا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ یہ فرقے والے اپنے فرقے کے مطابق قرآن کی آیات کو جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ انہیں پورے قرآن میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ملتی۔ جو ان کے فرقے کی تائید میں ہو اور آج تک اسی لیے انہیں قرآن کی سمجھ ہی نہیں آئی۔ ان فرقہ پرستوں کی تفسیر قرآن پاک سے میچ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات سے ذرا سی بھی میچ نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ مشرق کی بات کریگا تو یہ مغرب کی بات کریں گے ہر فرقہ اپنی مفسر کی بتائی ہوئی داستان سنا رہا ہوتا ہے۔ ان فرقہ پرستوں کا خدا گویا نام نہاد مفسر ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کہے کہ رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا تو اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھے بغیر اپنے نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی دو چار باتیں سنا دیں گے۔ کہ ان کے پاس تو ہر قسم کا علم تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیں گے کوئی بھی اسمیں غور نہیں کرتا کہ غیب کا علم کا کیا مطلب ہے۔ اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے علم کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔ یعنی رسول ﷺ کے دیے ہوئے قرآن میں غور ہی نہیں کرتا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اطیع اللہ واطیع الرسول کو سمجھنے کیلئے ان آیات کو بار بار پڑھنا چاہیے۔

سورہ سبا۔آیات 4 تا 6 پارہ 22

تا کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور ایسے لوگوں کیلئے بخشش ہے اور عزت واکرام کی روزی ہے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو نیچا دکھانے پر زور لگایا ان کیلئے بدترین قسم کا عذاب ہے اور جن لوگون کو علم دیا گیا وہ خوب سمجھتے ہیں کہ جو کچھ آپؐ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ سچ ہے اور اسکے راستے کی ہدایت دیتا ہے جو زبردست تعریف کے قابل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ قرآن پاک کو نیچا دکھانے پر زور لگائے گا۔اس کیلئے بدترین عذاب ہے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا سچ ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہدایت دیتا ہے وہ اللہ جو زبردست ہے اور تعریف کے قابل ہے ایسے لوگوں کیلئے گناہوں سے معافی ہے اور عزت واکرام کی روزی ہے۔

خواتین وحضرات!

میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ ہم لوگوں نے فرقوں کو اہمیت دے کر قرآن پاک کو نظر انداز کر دیا ہے اور یہ آیات ہماری بربادی کی دستک ہے۔اگر ہم نے دروازہ نہ کھولا تو؟ اگر قرآن پاک نہ کھولا تو؟

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے۔اور ہم نے پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔

جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری ی اختیار کر لی۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

سورہ ہود۔آیات 18 تا 24۔پارہ نمبر 12

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا خبردار رہو کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ

آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی ہے ان کو دوگنا عذاب ہوگا نہ وہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو جھوٹ وہ بناتے تھے ان سے گم ہو گئے بے شک وہ آخرت میں سب زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا ہو اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے تو کیا تم اس مثال میں غور نہیں کرتے پس کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو ظالم ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جو اندھے اور بہرے ہیں اور دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو دیکھنے اور سننے والے ہیں۔ یعنی ایمان والے ہیں

پہلی قسم کے اندھے اور بہرے لوگوں کو سب سے بڑا ظالم کہا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں بناتے رہتے تھے ان کے خلاف رسول ﷺ گواہی دیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنانے کے ساتھ لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں پیچیدگیاں پیدا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست آخرت سے اس طرح انکار کرنے والے ہیں یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طریقے کو نہیں مانتے بلکہ اپنی طرف سے آخرت کے بارے میں جھوٹ بنا رکھے ہیں کہ یہ سفارش کرے گا قیامت کے دن وہ سفارش کرے گا یہ بات سفارش کرے گی وہ بات سفارش کرے گی قرآن سے تصدیق کیے بغیر اندھوں اور بہروں کی طرح ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں یہ لوگ نہ تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکے اور نہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہوگا ان کو ڈبل عذاب دیا جائے گا۔

وہ قرآن پاک سے اندھے اور بہرے بنے رہے۔ ان لوگوں کے خلاف رسول ﷺ بھی گواہی دیں گے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ کہیں گے کہ ہم نے تو کبھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بنایا کیا آپ جو باتیں سنتے ہیں وہی آگے دوسروں تک نہیں پہنچا دیتے اگلے بندے کو علم تو آپ کی وجہ سے ملا کیا آپ نے قرآن پاک سے اس کی تصدیق کی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور آخرت میں یہ سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ان کو ڈبل عذاب اس لئے دیا جائے گا ایک تو یہ جھوٹی کہانیاں بناتے تھے دوسرا لوگوں کو قرآن پاک سے اس طرح روکتے تھے کہ اس میں پیچیدگیاں بیان کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ دوسرے لوگ دکھاتا ہے جو دیکھنے والے ہیں اور سننے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عمل کئے ان کو للہ تعالیٰ نے صالح عمال کہا اور اللہ تعالیٰ کے آگے یعنی قرآن پاک کے آگے عاجز رہے یعنی جھکے رہے۔ یہ لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ نے دو گروہ دکھا دیے دونوں کا حشر بھی کیا ہونے والا ہے وہ بھی دکھا دیا ایک گروہ جو فرقہ پرستوں کا ہے اندھوں اور بہروں کا گروہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور اس میں عیب تلاش کرنے اور ٹیڑھی باتیں پیدا کرنے والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے متعلق کہانیاں بتاتے ہیں دوسرا گروہ دیکھنے اور سننے والا یعنی ایمان والا یعنی قرآن پاک کی اطاعت والا اور ان کے اعمال ہی صالح اعمال ہیں وہ جنتی ہیں

بھلا وہ جو اپنے رب کی واضح دلیل پر قائم ہو اور اس کی طرف سے ایک گواہ سنائے۔ اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب اس کیلئے راہنما اور رحمت تھی یہی لوگ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو دوسرے فرقوں میں سے اس کی نافرمانی کریں اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے پس آپ اس کی طرف سے کسی شک میں نہ رہیں یہ قرآن آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا سنو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی منکر ہیں یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی دوست ہوگا ان کو دوگنا عذاب ہوگا کیونکہ نہ وہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا اور جو وہ جھوٹ بناتے تھے ان سے گم ہو گیا کوئی شک نہیں کہ وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل کئے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ہو کیا دونوں کی حالت برابر ہے کیا تم اس مثال سے نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان میں بھی رسول ﷺ کی گواہی موجود ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں ان پر لعنت کی گئی ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ان کا دوست یا مددگار نہیں ہوگا حالانکہ یہ لوگ آخرت سے اس طرح منکر ہیں کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا بہت سے مددگار اور دوست بنا رکھے ہیں حالانکہ قرآن پاک میں عیب تلاش کرنے والوں کیلئے دگنا عذاب ہے یہ اندھے اور بہرے ہیں یہ نہ کچھ سن سکتے ہیں اور نہ انہیں قرآن میں کچھ نظر آتا ہے اور جو ایمان والے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے ایمان والے ہیں ان کے اعمال نیک ہیں کیونکہ قرآن پاک کے عین مطابق ہیں ان کیلئے جنتیں ہیں اور یہ آنکھوں والے لوگ ہیں سننے والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں تبھی تو اللہ تعالیٰ ان کیلئے جنتوں کا اعلان کر رہے ہیں۔

سورہ النساء۔ آیات 163 تا 169۔ پارہ 6

ترجمہ: ”ہم نے آپ ﷺ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے نوح علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف کی تھی ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحٰق، یعقوب علیہم السلام اس کی اولاد عیسیٰ، یونس، ہارون اور سلیمان علیہم السلام کی طرف وحی کی اور داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی تھی کچھ رسول تو ایسے ہیں جن کا حال اس سے پہلے آپ کو بتا چکے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کا حال آپ ﷺ سے بیان نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بول کر کلام کیا۔ یہ سب رسول خوشخبری سنانے اور ڈرانے والے تھے تا کہ ان رسولوں کے آنے کے بعد لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔“

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسولوں کو بھیجنے کا مقصد بیان کیا گیا ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحی لوگوں تک پہنچائیں جس میں خوشی کی باتیں اور ڈرانے والی باتیں ہوتی ہیں خوشخبری والی باتوں اور ڈرانے والی دونوں باتوں کا تفصیلی ذکر ہوتا ہے تا کہ نیک لوگ خوشخبری والی باتوں پر عمل کر کے جنت حاصل کر سکیں اور ڈرانے والی باتوں سے دور رہیں تا کہ جہنم سے بچ سکیں۔ ان رسولوں کو بھیجنے کا یہی مقصد ہوتا ہے تا کہ لوگ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ حجت یعنی دلیل نہ رکھ سکیں کہ ہم تو بے خبر تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس طرح آپ ﷺ کی طرف وحی کی گئی اسی طرح دوسرے انبیاء کی طرف وحی کی گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے خود گفتگو کی جس طرح گفتگو کی جاتی ہے یہ سب رسول خوشخبری سنانے اور ڈرانے والے تھے۔

سورۃ البقرہ۔آیت 213۔پارہ 2

سب لوگ ایک ہی امت تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچی کتابیں بھی نازل کیں تا کہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کردیں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور یہ اختلاف کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل مل چکے تھے انہوں نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔پس اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی اس سچ میں ہدایت کی جس میں وہ اختلاف کررہے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں میں اختلاف حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوشخبری والے اور ڈرانے والے بھیجتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی کتاب لوگوں کو پہنچاتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے وہ لوگوں کے اختلاف دور کرتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے ایمان والوں کو راہنمائی مل جاتی ہے سیدھا راستہ مل جاتا ہے جن باتوں میں وہ اختلاف کررہے ہوتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

سورہ مائدہ۔آیات 15 تا 16۔پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کردیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔اور اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کردیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آکر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کرلیتے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔آیات 30 تا 31۔پارہ 13

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔آپ ﷺ کہہ دیں میرے غلاموں سے جو ایمان لائے ہیں۔کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں چھپا کر اور ظاہری طور پر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگوں سے بات کررہا ہے یعنی مشرکوں سے اور ایمان والوں سے خطاب کررہے ہیں اللہ تعالیٰ مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں۔ایسے لوگوں سے رسول ﷺ فرمارہے ہیں ۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میرے غلاموں سے کہہ دیجئے جو ایمان لاتے ہیں یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ نماز قائم کریں اور ظاہری طور پر اور چھپ کر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے خرچ کریں۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی

کام آئے گی۔

سورہ اعراف آیات 42تا45 پارہ 8

جولوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کرتے رہے اور ہم ہرانسان کو اس کی طاقت کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔تو یہی لوگ جنت والے ہیں۔اور جنت والوں کے دلوں میں اگر کچھ کینہ ہوگا۔تو ہم اسے نکال دیں گے۔ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔اور وہ کہیں گے۔سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی۔اور ہم ہدایت نہیں پاسکتے تھے۔اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔بیشک ہمارے رب کے رسول سچ لے کر آئے تھے۔اور انہیں پکارا جائے گا ۔کہ یہ جنت ہے ۔تم اس جنت کے وارث ہوگے۔اور یہ جنت ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے۔اور جنت والے دوزخیوں کو پکار کر پوچھیں گے ہم نے تو ان وعدوں کو سچا پالیا ہے۔جو ہمارے پروردگار نے ہم سے کیے تھے۔کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے۔تم نے انہیں بھی سچا پایا۔وہ جواب دیں گے ۔ہاں۔پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔جولوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے۔اور اس میں ٹیڑھاپن پیدا کرنا چاہتے تھے۔اور آخرت کے منکر تھے۔

اور دونوں کے درمیان ایک پردہ ہوگا۔اور اعراف پر لوگ ہونگے ۔جو ہر ایک کو اس کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔وہ اہلِ جنت کو آواز دیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔یہ ابھی جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے۔اور وہ امیدوار ہوں گے۔اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔یہ اہلِ اعراف لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔کہیں گے۔کہ آج نہ تمہاری جاعت تمہارے کچھ کام آئی اور نہ وہ چیزیں جن پر تم تکبر کرتے تھے یہ (اہلِ جنت) وہی لوگ ہیں ۔جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے۔کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت نہیں پہنچائے گا۔جنت میں داخل ہوجاؤ۔تمہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمزدہ ہوگے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جولوگ ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔اور قرآن پاک کے مطابق عمل کیئے۔تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کی طاقت کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔یہی لوگ جنت والے ہیں۔ایسے لوگوں کے دلوں سے اللہ تعالیٰ کینہ نکال دیں گے۔ان کی جنتوں کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔اور وہ کہیں گے ساری تعریف تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔جس نے ہمیں جنت کی ہدایت دی۔اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔تو ہم کبھی بھی ہدایت نہیں پاسکتے تھے۔ہمارے رب کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے۔اس وقت اعلان ہوگا کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ جنت ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔جو تم دنیا میں کرتے رہے۔پھر جنت والے ظالموں سے یعنی فرقہ پرستوں سے پوچھیں گے۔کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے۔تم نے انہیں بھی سچا پایا۔وہ جواب دیں گے۔ہاں۔پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔جولوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے۔اور اس میں ٹیڑھاپن پیدا کرنا چاہتے تھے۔اور آخرت کے منکر تھے۔فرقہ پرست آخرت سے اس طرح منکر ہیں۔کہ انہوں نے جنت میں جانے کے ایسے ایسے طریقے لوگوں کو بتاتے ہیں۔جن کا کہیں بھی قرآن پاک میں ذکر نہیں ہے۔اس طرح جو کچھ قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔اس کے منکر ہیں۔ان آیات میں تیسری قسم بھی دکھائی گئی ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جو جنت میں ابھی داخل نہیں ہوئے گے۔وہ جنت کے امیدوار ہوں گے۔اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔یہ اہلِ اعراف لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔کہیں گے۔کہ آج نہ تمہاری جماعت تمہارے کچھ کام آئی اور نہ وہ چیزیں جن پر تم تکبر کرتے تھے۔بہشت والے وہی لوگ ہیں ۔جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے۔کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت نہیں پہنچائے گا۔جنت میں داخل ہوجاؤ۔تمہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمزدہ ہوگے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اعراف والے جو جنت والوں اور جہنم والوں کو پہچانتے ہوں گے۔ یہ لوگ جنت والوں کو سلامتی کی دعا دیں گے۔ یہ لوگ جہنم والوں کو دیکھ کر کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہمیں ظالموں میں شامل نہ کرنا یعنی فرقہ پرستوں میں شامل نہ کرنا۔ یہ ظالموں یعنی فرقہ پرستوں سے کہیں گے۔ کہ جن جماعتوں پر تم تکبر کرتے تھے۔ آج تمھارے کچھ کام نہ آئی۔ ان ایمان والوں کے بارے میں تم قسمیں کھاتے تھے۔ کہ ان پر اللہ تعالیٰ اپنے رحمت نہیں کرے گا۔ اس گفتگو کے بعد اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں داخل کر دیں گے اور ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

سورہ المائدہ۔ آیات 35 تا 37۔ پارہ 6

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اس کے راستے میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ جن لوگوں نے کفر کیا اگر ان کے پاس وہ تمام چیزیں ہوں جو زمین میں ہیں اور اس جتنی اور بھی ہوں تا کہ وہ یہ مال فدیہ میں دے کر قیامت کے عذاب سے جان چھڑا لیں تو یہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں لیکن وہاں سے نکل نہ سکیں گے اور ان کیلئے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا وسیلہ ہیں۔ مثلاً قرآن پاک کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانا قرآن پاک کی تعلیمات سے بہرہ مند ہونے کے لئے تعلیم کا عام کرنا۔ تا کہ قرآن پاک کو سمجھ سکیں قرآن پاک کی تعلیمات خود حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا اس کے لیے پیسہ خرچ کرنا۔ اس راستے میں ہر کوشش جہاد کہلائے گی اور جو قرآن پاک کے ساتھ اس کوشش کے برعکس رویہ اختیار کریں یعنی کفر کریں یعنی فرقے بنا کر لوگوں کو قرآن پاک سے دور کریں اور اپنے فرقے کے لیے جہاد کریں۔ قیامت والے دن وہ دنیا کی تمام چیزیں فدیے میں دے کر بھی اللہ تعالیٰ سے توبہ نہ کر سکیں گے ان کیلئے دردناک عذاب ہے جہاں سے وہ کہیں نہ جا سکیں گے۔

سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جو لوگ کافر ہیں۔ اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔ وہ عنقریب خرچ کریں گے۔ پھر انہیں حسرت ہوگی۔ پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔ اور جو لوگ کافر ہیں۔ وہ جہنم کی طرف اکھٹے کیے جائیں گے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ خبیث کو پاک سے الگ کر دے پھر خبیثوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔ اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔ یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آ جائیں۔ تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔ جو پہلے لوگوں کے حالات گزر چکے ہیں۔ تم ان سے لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلئے باقی رہے۔ اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو جان لو۔ کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔ وہ کیا خوب حمایتی ہے۔ اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

آج کل ہر طرف فرقوں کا فساد گرم ہے۔ اور لوگ قرآن پاک کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ یہ آیات ان لوگوں کے لیے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ کا فرقہ والوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہو جائیں۔ اور دین صرف اللہ تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔ یعنی قرآن پاک کا راج ہو۔

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہیں۔ تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کی کے نام سے ایجاد کر رکھی ہیں۔ جن کا نام منطق ہے۔ فقہ ہے۔ ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔ اور طرح طرح سے قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔ اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کہتے ہیں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔ فرقہ پرستی کا یہ حال ہے۔ کہ

جوان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتادے۔ وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔ مثلاً قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ابرہیمؑ کے والد کا نام آزر بنایا ہے۔ مگر نام نہاد مفسرین کہتے ہیں۔ کہ ان کے والد کا نام آزر نہیں تھا۔ بلکہ یہ ان کے چچا کا نام تھا گویا انہوں نے اپنے مفسرین کو سچا سمجھا اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جانتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا اس طرح جب ہم اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر نام نہاد مفسر کو سچا سمجھتے ہیں۔ تو ہم گمراہ ہیں ہمارا مفسر بھی گمراہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین یارب العامین۔

اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں تھا۔ تو سب قرآن کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ کوئی کہہ دے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے میں کہا ہے ہے کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔ تو یہ فرقہ پرست قرآن پاک کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور معجزے ثابت کرتے ہیں۔ یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے خلاف رسول ﷺ کو لڑنے کا حکم دیا گیا۔ یہ ناپاک لوگ ہیں یعنی خبیث لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان دشمنوں کو قیامت والے دن ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے گا۔ اور جہنم میں ڈال دے گا۔ اگر یہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اگر باز نہ آئیں۔ تو ان سے لڑنے کا حکم ہے۔

اگر فرقہ پرستوں سے کہہ دیا جائے۔ کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے سے منع کیا گیا ہے تو اپنے مفسروں کی کتابیں قرآن پاک کے مقابلے میں لے آئیں گے۔ یعنی سچے اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے رسول ﷺ کی کتاب کے مقابلے میں اپنے نام نہاد مفسر کی کتاب لے آئیں گے۔

سورہ شوریٰ۔ آیات 52 تا 53۔ پارہ 25

اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی اس سے پہلے آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے مگر اس قرآن کو ہم نے روشنی بنا دیا جس سے ہم اپنے غلاموں میں سے جسے چاہیں ہدایت دیتے ہیں۔ اور بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہو اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا مالک ہے خبردار رہو۔ سارے معاملات اللہ ہی کی طرف ﷺ لوٹتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بھی قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کیلئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو قرآن پاک نازل ہونے سے پہلے پتہ نہیں تھا کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتی ہے مگر اس قرآن کو ہم نے روشنی بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ پنے جس غلام کو چاہتے ہیں۔ اسے قرآن پاک سے ہدایت دیتے ہیں۔ آپ ﷺ قرآن پاک کی طرف بالکل ٹھیک ہدایت کر رہے ہیں اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو تمام چیزوں کا مالک ہے۔

سورہ لقمان۔ آیات 2 تا 9۔ پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی فضول حدیث خریدتا ہے۔ تا کہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دے اور اس کا مذاق اڑائے جن کیلئے قیامت میں ذلت کا عذاب ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر تکبر کرتا ہوا ایسے چل دیتا ہے گویا کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرہ پن ہے پس اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ بہرہ اس شخص کو کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر اکڑ کر منہ پھیر کر چل دیتا ہے ایسے شخص کے لئے دردناک

عذاب کی خوشخبری ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے قصے کہانیاں سناتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے یہ وعدہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کر رہے ہیں جنہوں نے حکمت والی کتاب کی آیات کے مطابق عمل کیا ہوگا جو احسان کرنے والوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے رب کیطرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے جنت میں جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔

سورہ زحزف۔آیات 36 تا 44۔پارہ 25

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے۔تو ہم اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور بلاشبہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن سے روکتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا۔اے کاش میرے اور تمہارے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔تو کتنا برا ساتھی ہے اور جب تم دنیا میں ظلم کر رہے تھے تو آج تم کو اس سے کچھ حاصل نہیں کہ تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو۔بھلا کیا آپ ﷺ بہروں کو سنائیں گے۔یا اندھوں کو یا ان کو جو کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔پھر اگر ہم آپ کو دنیا سے لے گئے تو ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے۔یا ہم آپ کو وہ عذاب دکھا دیں۔جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔تو بے شک ہم ان پر ہر طرح سے قادر ہیں۔آپؐ اس کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ بہرہ اور اندھا اس کو کہہ رہے ہیں جو کوئی رحمٰن یعنی اللہ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے تو ایسے بہروں اور ندھوں کیلئے اللہ تعالیٰ شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ہر وقت ان کیساتھ رہتے ہیں اور وہ ان کو راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم سیدھے راستے پر ہیں جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے تو کہیں گے کاش اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور میرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا یہ وہ لوگ کہیں گے جو دنیا میں رحمٰن کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کئے ہوئے تھے۔اللہ تعالیٰ پچھتانے والے لوگوں سے کہے گا کہ آج تمہیں ان باتوں سے کیا حاصل ہونے والا ہے تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو پھر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں بس آپؐ اسکو مضبوطی سے تھامے رکھیے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے یعنی قرآن پاک بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ کیلئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عنقریب ہم سب لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

کیا جب اللہ تعالیٰ آپ سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھیں گے یعنی اپنی نصیحت کے بارے میں پوچھیں گے تو آپ کیا جواب دیں گے؟

سورہ یوسف۔آیات 103 تا 108۔پارہ 13

اگرچہ تم کتنا ہی چاہو اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں اور تم ان سے اس تبلیغ پر کوئی اجر نہیں مانگتے یہ قرآن تو سارے جہان والوں کے لیے نصیحت ہے اور زمین میں ہمارے بہت سے معجزے ہیں وہ ان پر گزرتے ہیں اور وہ ان سے منہ موڑے ہوئے ہیں اکثر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں مگر شرک بھی کرتے ہیں کیا یہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر عذاب چھا جائے یا ایک دم آ جائے اور انہیں کچھ خبر نہ ہو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت گزار پوری

سمجھ سے اس راستے پر ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں مگر ساتھ شرک بھی کرتے ہیں ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ قرآن پاک کو بھی مانتے ہیں مگر ساتھ شرک بھی کرتے ہیں تمام فرقوں والوں کا یہی کہنا ہے کہ ہم اپنے فرقے کے ساتھ قرآن کو بھی مانتے ہیں حالانکہ یہ شرک ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی چار دیواری سے نکلنے کی اجازت ہی نہیں دیتے نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا راستہ ہے یعنی قرآن پاک۔ میں اور میرے اطاعت گزار اس راستے کو پوری سمجھ سے دیکھ رہے ہیں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ یعنی قرآن پاک کیساتھ کسی اور اطاعت ہمیں مشرک بناتی ہے۔

سورہ انبیاء آیات 24 تا 25 پارہ 17

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔ کہہ دو۔ کہ تم اپنی دلیل تو لاؤ۔ یہ نصیحت یعنی قرآن اُن لوگوں کے لیے ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور اُنکی نصیحت ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔ اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ صرف میری غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ یہ قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور یہی قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے بھی تھا جو مجھ سے پہلے تھے۔ یعنی قرآن پاک کی تعلیمات ہی ہر دور میں آئیں۔ اور ہر دور میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہر رسول کے زریعے دیا گیا۔

سورہ انعام۔ آیات 153 تا 159۔ پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے یعنی قرآن پاک پس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اُس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے سے الگ کر دیں گے یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیز گاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ایسی کتاب دی تاکہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر بات کی تفصیل تھی اور ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن پاک۔ جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔ اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے یا یہ تم کہنے لگو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم پر واضح دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑ لے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے تھے کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا آپ کا رب آجائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آجائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آپہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کر رہے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لئے اور مختلف فرقے بن گئے آپ ﷺ کا اِن سے کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن پاک کو اپنا راستہ کہا اور اسی راستے کی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ دوسرے راستے اللہ تعالیٰ سے الگ کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلانے کے لئے ہی کتاب نازل کی جاتی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور ہمارے لئے قرآن پاک نازل کیا گیا تاکہ ہم کوئی بہانہ نہ کر سکیں کہ اگر ہمارے پاس کتاب ہوتی تو ہم بہت اچھے ہوتے ان آیات میں ہمارے اس طرح کے بہانوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔ کہ

عذاب کے وقت ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یعنی اگر کوئی عذاب دیکھ کر کہے۔ کہ میں قرآن پاک کو سچ مانتا ہوں اوور اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ اس طرح کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جب تک ایمان کی حالت میں اعمال نہ کیے ہوں کیونکہ قرآن پاک کی روشنی میں کیے جانے والے اعمال نیک اعمال ہیں۔ اور ہمیں فرقہ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ موڑ لیتے ہیں۔ تو اس منہ موڑنے کی وجہ سے انہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔ گر ہم اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑ کر فرقے بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرنا چاہیے اور نبی ﷺ کا فرقہ بنانے والے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سورہ نحل۔ آیات 123 تا 125۔ پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے طریقے کی اطاعت کیجئے جو (سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو کر رہنے والا) یکسو تھا اور مشرکوں میں سے نہ تھا ہفتے کہ دن کی تعظیم تو صرف انہی للہ لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا اور بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے آپ اپنے رب کے راستے کی طرف دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعے سے بلائیے۔ اور ان سے مباحثہ کرو جو سب سے بہتر انداز میں ہو اور اس میں شک نہیں کہ آپ کا رب خوب جانتا ہے اس کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ ہوا او وہی خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو ہدایت پانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کی اطاعت کا حکم دیا گیا یعنی ایک خدا کی فرمانبرداری کا حکم دیا گیا اور جو لوگ دین میں فرقہ بنائیں گے ان کے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت والے دن فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں خوب جانتا ہوں جو اس کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ ہو گیا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

سورہ یونس۔ آیات 35 تا 44۔ پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے۔ آپ ﷺ کہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو ان میں سے اکثر لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں حالانکہ گمان سچ کے مقابلے میں کسی کام نہیں آ سکتا بلاشبہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو کچھ کر رہے ہیں۔ قرآن پاک ایسی چیز نہیں ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور پہلی کتابوں کی تفصیل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ قرآن خود ہی بنا لیا ہے تو تم بھی اس جیسی کوئی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو مدد کیلئے بلا سکو بلا لو۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ان باتوں کو جھٹلایا ہے جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کی حقیقت بھی ان کے سامنے نہیں آئی اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کہ ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ نہیں لاتے اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لیے تمہارا عمل ہے اور میرے لیے میرا عمل ہے جو کچھ میں کرتا ہوں اس کی ذمہ داری سے تم بری ہو اور اس سے میں بری ہوں جو کچھ تم کرتے ہو ان میں سے بہت لوگ ہیں جو تیری باتوں کو سنتے ہیں مگر کیا تو بہروں کو سنائے گا خواہ وہ کچھ نہ سمجھتے ہوں ان میں بہت سے لوگ ہیں جو تجھے دیکھتے ہیں مگر کیا تو اندھوں کو راستہ بتائیگا۔ اور انہیں خواہ کچھ نہ سوجھتا ہو حقیقت یہ ہے اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت ہو رہی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایک مکمل خطاب کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے ذریعے خطاب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ آخر سچ کیا ہے سچ کی حقیقت کیا ہے اس کے بارے میں صرف میں جانتا ہوں جو سچ کی حقیقت کو جانتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے جسے

اللہ تعالیٰ راستہ بتاتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ انہیں راستہ نہ بتائے تو وہ خود راستہ نہیں پا سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو راستہ نہ بتائے وہ راستہ نہیں پا سکتے کیا لوگوں کی سمجھ میں اتنی سی بات نہیں آتی انہیں کیا ہو گیا ہے وہ لوگ کیسے فیصلے کرتے ہیں وہ لوگ صرف اس لئے اس طرح کے فیصلے کرتے ہیں کہ قرآن پاک کی باتیں ان کے علم کی گرفت میں نہیں آتیں اس لئے وہ قرآن پاک کو جھٹلا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کو خوب جانتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں پہلی کتابوں کی تفصیل موجود ہے یہ اللہ رب العالمین کی طرف سے بنایا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ ایک مکمل خطاب کرتے ہیں جس میں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا شریک بناتے ہو۔ کیا وہ سچ کی طرف تمھاری ہدایت کر سکتے ہیں ۔ بھلا اللہ تعالیٰ جو سچ ک طرف ہدایت کرتا ہے۔ وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ اُسے راستہ نہ بتائے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو اور تم میں سے لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں حالانکہ گمان سچ کے مقابلے میں کسی کام نہیں آ سکتا ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو کچھ لوگ کر رہے ہیں۔ قرآن پاک ایسی چیز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن رسول ﷺ نے خود ہی بنا لیا ہے تو تم بھی اس جیسی کوئی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو مدد کیلیئے بلا سکو بلا لو۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ان باتوں کو جھٹلایا ہے جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کی حقیقت بھی ان کے سامنے نہیں آئی اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کہ ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ نہیں لاتے اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

ان آیات میں مشرکوں کی بات ہو رہی ہے۔ یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔ جنہوں نے اپنے مفسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا رکھا ہے۔ جو گمان کی اطاعت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کے خلاف اپنی کاروائی کرتے رہتے ہیں۔ لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ کیا وہ سچ بتا سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ان باتوں کو جھٹلایا ہے جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں۔ اور ابھی ان کی حقیقت بھی ان کے سامنے نہیں آئی اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کہ ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ نہیں لاتے اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں۔ ایک وہ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ راستہ بتاتے ہیں۔ یعنی رسول۔ جن کو اللہ تعالیٰ راستہ بتاتے ہیں۔ اور وہ یہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کو بھی راستہ نہ بتائے۔ تو وہ راستہ نہیں پا سکتے تھے۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو گمان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اور قرآن پاک کی باتیں جنہیں سمجھ نہیں آتیں۔ اس طرح وہ قرآن پاک کو جھٹلا دیتے ہیں۔ یعنی فرقہ پرست لوگ جو قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لیے تمہارا عمل ہے اور میرے لیے میرا عمل ہے جو کچھ میں کرتا ہوں اس کی ذمہ داری سے تم بری ہو اور اس سے میں بری ہوں جو کچھ تم کرتے ہو ان میں سے بہت لوگ ہیں جو تیری باتوں کو سنتے ہیں مگر کیا تو بہروں کو سنائے گا خواہ وہ کچھ نہ سمجھتے ہوں ان میں بہت سے لوگ ہیں جو تجھے دیکھتے ہیں مگر کیا تو اندھوں کو راستہ بتائیگا۔ اور انہیں خواہ کچھ نہ سوجھتا ہو حقیقت یہ ہے اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپؐ بے شک اللہ تعالی کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالی جانتا ہے۔ کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔ کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ تو

اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔مگر بعد میں کافر ہو گئے۔یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگادی۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو منافق کہہ رہے ہیں جنہوں نے قسموں کو اپنا ہتھیار بنا رکھا ہے ان قسموں کے ہتھیار کی بدولت وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں حالانکہ وہ ان قسموں کے ہتھیار کو نبی ﷺ کی گواہی کیلئے بھی استعمال کر رہے ہیں مگر ان کی قسمیں ان کی چیخیں ان کے احتجاج کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ منافق ہیں کیوں کہ انہوں نے لوگوں کو قرآن پاک سے روکا یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔

سورہ الحجر آیات 26 تا 43 پارہ 14

اور بے شک ہم نے انسان کو گلے سڑے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو اس سے پہلے ہم نے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔

جب آپ کے پرودگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔تو جب میں اسے درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔پس سب کے سب فرشتوں نے اسے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہو گیا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔اس نے کہا مجھے یہ گوارہ نہیں ہوا کہ میں اپنے انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں سے نکل جا کیونکہ تو نافرمان ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے وہ کہنے لگا اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے۔جس دن مُردے اٹھائے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے اس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔وہ بولا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔میں بھی ان کو دنیا میں گناہ خوشنما کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔میرے غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو اپنی کتاب دکھا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بھی میرے راستے پر ہو گا اس پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام راستے والے لوگ ہیں یعنی قرآن پاک والے لوگ ہیں۔اور ایسے لوگوں پر شیطان اپنا وار نہیں کر سکتا اس راستے کو چھوڑ کر شیطان کی اطاعت کرنے والوں کیلئے جہنم کا وعدہ ہے۔راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اور پہلی کتابوں کا بھی صفاتی نام تھا

خواتین وحضرات!

جب سے دنیا بنی ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب ہمیشہ سے انسان کو راستہ دکھانے کیلئے موجود رہی ہے تاکہ لوگ گمراہ نہ ہوں راستہ اور ہدایت اور نصیحت قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔اللہ تعالیٰ کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہوتا ہے

سورہ انعام آیات 114 تا 116 پارہ نمبر 8:

کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کروں ۔ وہی تو ہے جس نے تمھاری طرف تفصیل سے ایک کتاب نازل کی ہے ۔ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے ۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن پاک تمھارے رب کی طرف سے سچائی کیساتھ نازل ہوا ہے ۔ اس لئے آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں ۔ اور تمھارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہے ۔ کوئی اُس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے ۔ وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے ۔ اور آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے ۔ تو یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں گے ۔ یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں ۔ اور صرف خیالی باتیں کرتے ہیں ۔

خواتین وحضرات :

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب پڑھا ۔ جو تمام لوگوں کے نام ہے ۔ ان آیات سے ثابت ہوا ۔ کہ قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے ۔ اور کوئی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل نہیں سکتا ۔ اور قرآن پاک کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں ۔ اور قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفصیل کے ساتھ نازل ہوا ہے ۔ کیا ان باتوں کے باوجود لوگ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کرتے ہیں ۔

خواتین وحضرات :

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کی باتیں اللہ تعالیٰ کیلئے سند کا درجہ رکھتی ہیں ۔ یہ رسول ﷺ کیلئے سند کا درجہ رکھتی ہیں ۔

سورہ آل عمرآن آیات 191 تا 200 پارہ 4

جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اٹھتے بیٹھتے اور پہلوؤں پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں ۔ اور زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور کرتے ہیں ۔ اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا ۔ جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا ۔ کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ ۔ تو ہم ایمان لے آئے ۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کردے ۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے ۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر ۔ جو تو نے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے ۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا ۔ بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا ۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی ۔ کہ بیشک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا مرد ہو یا عورت ۔ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا ۔ تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو ۔ تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے ۔ اور جنہیں میرے راستے میں تکلیف دی گئی ۔ اور وہ لڑے اور مارے گئے ۔ یقیناً میں ان کی برائیوں کو دور کردوں گا ۔ اور انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا ۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ہی بدلہ ملا کرتا ہے ۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے ۔ ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے ۔ یہ تھوڑا سا فائدہ ہے ۔ پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ۔

لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے باغات ہوں گے ۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمانی ہوگی ۔

اور بے شک کتاب والوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کتاب پر جو تمھاری طرف نازل کی گئی ہے ۔ نیز اور اس سے پہلے جو کتابیں ان کی طرف نازل کی گئی ہیں ۔ ایمان رکھتے ہیں ۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے ۔ انہی کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے ۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے ۔ اے ایمان والو صبر کرو اور صبر کی تلقین کرتے رہو ۔ اور لگے رہو ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ۔ تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ ۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا ۔ کہ ان آیات میں تین قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے ۔ ۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو رسول ﷺ کی دعوت کی وجہ سے اپنے رب پر ایمان لے آئے ۔ یہ وہ لوگ ہیں ۔ جو قرآن پاک پر اور پہلی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے ہوتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو تھوڑی قیمت پر نہیں بیچتے ۔ انہی کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے ۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے ۔ اے ایمان والو صبر کرو اور صبر کی تلقین کرتے رہو ۔ اور لگے رہو ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ۔ تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ ۔ یہ وہ لوگ ہیں ۔ جو زمین اور آسمانوں کی پیدائیش میں غور کرتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرتے ہیں

اے ہمارے رب ہمیں بخش دے ۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کردے ۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے ۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔ جو تونے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوانہ کرنا۔ بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔ کہ بیشک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا مرد ہو یا عورت۔ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کی ایک قسم اور دکھاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔

جنہیں میرے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر تکلیف دی گئی۔ اور وہ لڑے اور مارے گئے۔ یقیناً میں ان کی برائیوں کو دور کردوں گا۔ اور انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کی تیسری قسم دکھاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں۔ ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ یہ تھوڑا سا فائدہ ہے۔ پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیات 45 تا 48۔ پارہ 15

اور جب آپ ﷺ قرآن پڑھنے لگیں تو ہم آپ ﷺ کے اور ان لوگوں کے درمیان ایک خفیہ پردہ حائل کر دیتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے دلوں پر پردہ چڑھا دیا ہے کہ وہ اس قرآن پاک کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بہرہ پن ہے اور جب آپ قرآن پاک میں اپنے اکیلئے پروردگار کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ کس بات کیلئے کان لگاتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں جو وہ سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے انسان کی اطاعت کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے اور دیکھئے آپ کیلئے کیسی کیسی باتیں بیان کر رہے ہیں یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں کہ اب وہ راستہ نہیں پا سکتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو گمراہ کہہ رہے ہیں گمراہ کا مطلب ہے جس سے راستہ گم ہو جائے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو گمراہ کہہ رہے ہیں اور وہ کبھی راستہ نہیں پا سکتے کیونکہ جب نبی کریم ﷺ قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ کی باتیں سناتے ہیں تو لوگ نفرت سے بھاگ جاتے ہیں اور یہ ظالم یعنی فرقہ پرست نبی کریم ﷺ کے بارے میں لوگوں سے کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے انسان کی اطاعت کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کے لئے اس طرح کی گفتگو کرتے ہیں ان لوگوں سے اس طرح راستہ گم ہو چکا ہے کہ اب وہ راستہ نہیں پا سکتے۔

سورہ فرقان۔ آیات 41 تا 44۔ پارہ 19

اور جب یہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھتے ہیں تو آپ ﷺ کی ہنسی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ انسان ہے جس کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کر دیتا اور جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے بھٹکا ہوا ہے کیا آپ نے اس انسان کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو خدا بنا رکھا ہے تو کیا آپ ﷺ ان کے وکیل ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ مختلف قسم کے فرقہ پرست لوگ نبی ﷺ کے بارے میں گفتگو کرتے تھے کہ اگر وہ اپنے معبودوں پر ثابت قدم نہ رہتے تو نعوذ باللہ نبی ﷺ نے تو ان سے راستہ گم کر دینا تھا اور ایسے لوگ جب قیامت والے دن عذاب دیکھیں گے تو جان لیں گے کہ کس سے راستہ گم تھا۔

سورہ احزاب۔ آیات 64 تا 68۔ پارہ 22

بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر لعنت کی ہے اور ان کیلئے دہکتی ہوئی آگ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کوئی دوست ولی اور مددگار نہ پائیں گے جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ اے کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی پس انہوں نے ہمیں راستے سے گمراہ کر دیا اے اللہ ان کو دہرا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافر یعنی فرقہ پرستوں کے جب چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کاش ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی کیونکہ جن کی اطاعت ہم نے کی انہوں نے ہمیں راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیا اے اللہ ان کو ڈبل عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر۔ آپ نے دیکھا کہ اطیع اللہ واطیع الرسول راستے یعنی قرآن پاک کو کہتے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔ آیات 29 تا 30۔ پارہ 13

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا۔ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اُتارا۔ ''جہنم'' جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے شریک ٹھہرائے۔ تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں۔ آپ ﷺ کہہ دیں کہ کچھ فائدہ اٹھالو بے شک تمہارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ نعمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے اس کی مکمل تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ شریعت نعمت اور فرقان کسے کہتے ہیں۔

ان آیات میں کفر کرنے والوں یعنی فرقہ بنانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ کہ انہوں نعمت یعنی قرآن کو کفر سے بدل ڈالا۔ اور اس طرح اپنی قوم کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا یہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے ۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔۔ فرقہ پرست کفر یعنی فرقے کی آڑ میں قرآن پاک بدل ڈالتے ہیں۔

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں۔ یعنی ان فرقہ پرستوں کے خدا مفسر ہوتے ہیں۔ یہ لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔ ان تمام فرقہ پرستوں کے نام رسول ﷺ کا جواب ہے۔ کہ کچھ فائدہ اٹھالو بے شک تمہارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

فرقہ بنانیوالوں کو قرآن پاک میں کافر کہا گیا اور مشرک کہا گیا ہے۔ یہی لوگ جہنمی ہیں۔

سورہ فرقان۔ آیت 25 تا 31۔ پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگا تار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔ اور کہے گا۔ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ ہائے میری کمبختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔ کہ اے میرے رب بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔ اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔ اس نے تو میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسول گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں

خواتین وحضرات:

جن لوگوں نے فرقے بنائے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں ۔ایسے تمام لوگ نبیؐ کے دشمن ہیں ۔ان آیات کو بار بار پڑھیں آپ کو انشاءاللہ سمجھ آجائے گی۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم نے رسولؐ کا راستہ قرآن پاک اختیار کیا ہوا ہے یا ہم وہ لوگ ہیں جن کی شکایت ہونے والی ہے۔

سورہ مومنون۔آیات 102 تا111۔پارہ نمبر18

جن کے پلڑے بھاری ہونگے وہ کامیاب ہونگے ۔اور جن کے پلڑے ہلکے ہونگے ۔یہ وہی لوگ ہیں ۔جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی اور وہ اس میں انتہائی بدشکل ہونگے ۔کیا ایسا نہیں تھا کہ میری آیات تمہیں سنائی جاتیں تھیں تو تم انہیں جھٹلا دیتے تھے۔وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی اور ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔

وہ کہیں گے ۔اے ہمارے رب ہمیں یہاں سے نکال دے۔ پھر ہم دوبارہ کریں تو بیشک ظالم ہونگے ۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھ سے دفع ہی رہو۔اس میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو بے شک میرے غلاموں کا ایک گروہ تھا۔جو یہ دعا کرتا تھا۔اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ۔پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

تو تم نے ان کا مذاق اُڑایا۔ یہاں تک کہ ان سے ہنسی نے تمہیں میری نصیحت یعنی قرآن بھلا دیا اور تم ان پر ہنستے تھے۔ بیشک آج ان کے صبر کا میں نے یہ پھل دیا ہے کہ وہی کامیاب ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں گمراہ یعنی جن لوگوں سے راستہ گم ہے ۔اُن لوگوں کی بات ہو رہی ہے ۔راستہ قران پاک کا صفاتی نام ہے ۔گم کا مطلب ہے بے خبر ہونا۔یعنی قرآن پاک سے بے خبر لوگوں کی بات ہو رہی ہے۔

ان آیات میں ایمان والوں اور ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے بات چیت کی گئی ہے

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو ایمان والے لوگ تھے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ تھے تو ایسے لوگوں کا مذاق اُڑانے کے مشغلے نے تمہیں میری نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا اور تم ان پر ہنستے تھے آج میں نے ان کے صبر کے بدلے میں کامیاب بنا دیا ہے یہ حالات فرقہ والوں کے بھی ہیں جب انہیں قرآن پاک سے کوئی بات بتائی جائے تو الٹا اس انسان کا مذاق اُڑانے لگتے ہیں حالانکہ وہ یہ رویہ قرآن پاک کے ساتھ کرتے ہیں اور انہیں اپنا انجام دیکھنے کے لیے یہ آیات بار بار پڑھنی چاہیے۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 41 تا44۔پارہ 15

اور اس قرآن پاک میں ہم نے لوگوں کے لیے طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔مگر ان کی نفرت زیادہ ہی ہوتی گئی کہہ دیجئے کہ اگر اس کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو اس صورت میں وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی ضرور راستہ تلاش کر لیتے وہ ایسی باتوں سے پاک ہے۔وہ بہت بلند ہے ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب اُس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ بڑے تحمل والا بخشنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اوراس قرآن پاک میں ہم نے لوگوں کے لیے طرح طرح سے بیان کیا ہے تا کہ لوگ سمجھیں مگران کی نفرت زیادہ ہی ہوتی گئی۔ پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو وہ بھی ضرور اُس کی طرف راستہ تلاش کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسی باتوں سے پاک ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں وہ بہت بلند ہے ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب اُس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ بڑے تحمل والا بخشنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ ہے ان کی طرف جانے والا راستہ کون سا ہے پھر لوگوں نے یہ تلاش کرنا تھا۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیات 71 تا 72۔ پارہ 15

جس دن کہ ہم تمام لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے۔ تو جن کو ان کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔ وہ اپنے اعمال نامے پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور جو اس دنیا میں اندھا بنا رہا پس وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور راستے سے بہت بھٹکا ہوا۔

خواتین وحضرات!

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ رہا وہ جس طرح دنیا میں راستے سے اندھا بنا رہا اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں بھی اندھا ہی رکھیں گے۔

سورہ فرقان۔ آیات 56 تا 57۔ پارہ 19

اور ہم نے آپ ﷺ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے کہ دیجیے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں میں قرآن کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر لے۔

ان آیات میں راستہ قرآن پاک کو کہا گیا ہے جس میں ہمارے لیے خوشی کی باتیں اور ڈرانے والی باتیں ہیں تا کہ ہم خوشی والی باتوں کو جان کر جنت میں جا سکیں اور ڈرانے

والی باتوں سے دور رہ کر جہنم سے بچ سکیں۔ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ ہے جو انسان بھی چاہے اسے اختیار کر لے۔

سورہ البقرہ۔ آیات 153 تا 157۔ پارہ نمبر 2

اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی قرآن پاک کے لیے قتل کیے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے اور ہم تمہیں ضرور خوف بھوک مال اور جان اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے۔ وہ لوگ جنہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں اور صرف یہی ہدایت پانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہ جولوگ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیےقتل کر دیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اورتم اس بات کو نہیں جانتے۔

سورہ مجادلہ ۔آیات 14 تا16 ۔پارہ 28

کیا آپ نے ان لوگوں کونہیں دیکھا جواس قوم سے دوستی لگاتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے یہ نہ تمہارے ساتھ ہیں اور نہ ان کے ساتھ ہیں وہ جھوٹی باتوں پر قسمیں کھا تے ہیں اور وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بلاشبہ وہ بہت برے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ان کا مال ان کی اولاد ان کے ہرگز کام نہ آئے گی یہ لوگ دوزخ والے ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں کی بات ہو رہی ہے جن کا کوئی دین مذہب نہیں ہے جنہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ یہ نشانی منافق لوگوں کی ہے ۔یعنی

یہی حال ہمارے فرقہ والوں کا ہے کہ یہ لوگ خود کو کافر نہیں سمجھتے اور انہوں نے قرآن کو جھٹلا کر فرقوں کی اطاعت کی ہوئی ہے اپنا خدا اپنے فرقے کے مفسر کو بنایا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا رکھا ہے آج کل جو بھی شریعت کی بات کرتا ہے اُسے پتہ ہی نہیں کہ شریعت کسے کہتے ہیں ۔شریعت کا مطلب ہے فرقہ نہ بنانا۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں شریعت کسے کہتے ہیں حالانکہ قرآن پاک نے تو فرقوں سے منع کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا تھا قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا تھا یہ اللہ کے نافرمان ہیں یعنی کافر ہیں۔

سورہ المائدہ۔آیات 54 تا56 ۔پارہ 6

اے ایمان والو۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے ۔تو عن قریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں جو ایمان والوں کے لیے دل نرم ہوں گے اور کافروں کے لئے سخت مزاج ہوں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دے دے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔بے شک تمہارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں نماز قائم کرتے زکوٰۃ دیتے اور وہ جھکنے والے ہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کے دوست رکھے گا تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی غالب رہنے والی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگوں کی بات ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے وہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کے لیے نرم مزاج ہوں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے سخت مزاج ہوں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کریں گے یعنی قرآن پاک کا سچ لوگوں کو دکھائیں گے اس کے علاوہ تعلیم کے لیے کوشش کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوشش کہلائی جائے گی کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو نہیں سمجھا جا سکتا تعلیم کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتے۔

خواتین وحضرات!

ہم عموماً یہ بات سنتے رہتے ہیں۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑنے کے لیے گھر سے چلا گیا۔حالانکہ تمام فرقہ پرست ایک دوسرے سے لڑنے کے لیے گھروں سے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔اور وہ کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑ رہے ہیں۔حالانکہ یہ فرقوں کی لڑائی ہے۔اللہ تعالیٰ کا راستہ قرآن پاک کو کہتے ہیں ۔قرآن پاک کا ایک صفاتی نام اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔جس طرح لوگ قرآن کو بغیر سمجھے پڑھ رہے ہیں۔قرآن پاک کیلیے تو کوئی بھی فرقہ نہیں لڑ رہا۔اور نہ ہی کوئی فرقہ

قرآن پاک کی تعلیمات دوسروں تک پہنچا رہا ہے۔ سب اپنے فرقوں کی خطر لڑ مر رہے ہیں۔ اپنے فرقے کو سب پر نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تو کفر کی جنگ ہے۔ جو کافر اور مشرک آپس میں لڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کو صرف ثواب کی خاطر مردوں پر پڑھنے کے لیے پڑھا جاتا ہے۔

سورہ نساء۔ آیت 115۔ پارہ نمبر 5

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے سوا کسی دوسرے راستے پر چلے۔ حالانکہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی ہو۔ اور ایمان والوں کے راستے کے علاوہ کسی کی اطاعت کرے تو ہم اس کو اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکے گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔

خواتین و حضرات!

ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا اور یہ ایمان والوں کا راستہ ہے۔ کوئی اس راستے کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کرے۔ تو یہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔ اور یہ ایمان والوں کا راستہ نہیں ہے۔ تو جس طرف انسان چلنا چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اُسی طرف پھیر دیں گے۔ تو جہنم اس کا ٹھکانہ ہے۔

سورہ شوریٰ۔ آیات 44 تا 48۔ پارہ 25

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کا کوئی ولی نہیں ہے اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو وہ کہیں گے کہ کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ اس کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کے مارے ڈرے چھپی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے کہ واقعی نقصان میں تو وہی رہے جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو قیامت والے دن خسارے میں ڈالا۔ سن لو بے شک ظالم ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہنے والے ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی نہیں ہوگا جو ان کی مدد کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اپنے رب کو قبول کر لو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے اس دن نہ تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ ہوگی اور نہ تم انکار کر سکو گے پھر اگر وہ منہ پھیر لیں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپ کے زمہ تو بس پیغام پہنچا دینا ہے اور بے شک جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو ان کے بداعمالیوں کی بدلے میں جو وہ اپنے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اس کے بدلے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر انسان کفر کرنے لگتا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صرف خود کو ولی کہا اور آپ ﷺ کیلئے فرمایا کہ وہ لوگوں کی حفاظت کرنے والے نہیں ہیں بچانے والے نہیں ہیں آپ کا کام تو بس پیغام یعنی قرآن پہنچا دینا تھا اور جہنم سے بچانے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

اپنے رب کو قبول کر لو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے۔

سورہ مزمل۔ آیات 15 تا 19۔ پارہ 29

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔ جو تم پر گواہی دے گا۔ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول کو بھیجا تھا پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔ پھر اگر تم بھی کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گی اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ بے شک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر لے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کو فرعون کی طرف گواہ بنا کر بھیجا تھا۔ کیا ہم رسول ﷺ

کی اطاعت کررہے ہیں۔کیا ہم نے قرآن پاک کی نصیحت کوسمجھ لیا ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے رسول کی اطاعت اس نصیحت یعنی قرآن پاک کے راستے کو اختیار کرنے میں ہے۔

سورہ عنکبوت آیات 67 تا 68 پارہ 21

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے اور جب اُس کے پاس سچ آئے۔تو اسے جھٹلا دے۔کیا کافروں کے لیئے جہنم کافی نہیں ہے۔اور جو ہمارے لیے کوشش کریں گے۔تو ہم انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے۔اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ظالم وہ انسان ہے۔جو جھوٹ بناتا ہے۔اور جب قرآن پاک کا سچ اُس کے پاس آتا ہے۔تو اس کو جھٹلا دیتا ہے۔تو کیا ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے جہنم کافی نہیں ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کے کے لیے کوشش کریں گے۔تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے ۔اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے

سورہ البقرہ آیات 216 تا 217 پارہ 2

وہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ حرمت کے مہینوں مین جہاد کرنا کیسا ہے۔کہہ دو۔کہ اس مہینے مین جہاد کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنا ۔اور اسکا کفر کرنا اور مسجد حرام میں نہ جانے دینا اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے اور وہ لوگ تم سے لڑتے رہیں گے۔یہاں تک کہ اگر اُن کے بس میں ہو تو وہ تمھیں تمھارے دین سے پھیر دیں۔اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہوگا۔اور وہ کافر ہی مرگیا۔بس یہی وہ لوگ ہیں۔جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے۔اور یہی وہ لوگ ہیں۔جو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی۔اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کیا۔یہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں۔اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دیکھا۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔اور اس کا کفر کرتے ہیں۔اور لوگوں کو مسجد حرام میں نہیں جانے دیتے۔اور اسکے رہنے والوں کو وہاں سے نکالتے ہیں۔اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے اور وہ لوگ تم سے لڑتے رہیں گے۔یہاں تک کہ اگر اُن کے بس میں ہو تو وہ تمھیں تمھارے دین سے پھیر دیں۔اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہوگا۔وہ کافر ہی مرے گا۔بس یہی وہ لوگ ہیں۔دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی۔اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کیا۔یہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں۔اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورہ نساء آیات 51 تا 52 پارہ 5

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔جنھیں کتاب کا کچھ علم دیا گیا ہے۔وہ جبت اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں۔اور کافروں یعنی فرقہ بنانے والوں کے متعلق کہتے ہیں۔کہ ان ایمان والوں کے راستے سے تو یہی لوگ زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔یہی لوگ ہیں۔جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کردے۔آپ اس کا کوئی مددگار نہ پائیں گے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔جو ایمان والوں کے راستے یعنی قرآن پاک والے لوگوں کی نسبت دوسرے فرقہ پرست لوگوں کو زیادہ ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں۔ایسی باتیں کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جنھیں قرآن پاک کا کچھ علم دیا گیا ہے۔ان کم علموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہی لوگ ہیں۔جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کردے۔آپ اس کا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

سورہ نساء آیت 84 پارہ 5

بس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کریں۔آپ پر سوائے اپنی زات کے علاوہ کسی کی زمہ داری نہیں ہے۔اور مومنوں کو آمادہ کریں۔اللہ تعالیٰ جلد ہی لڑائی روک دے گا۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے۔اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ لڑائی میں اور عذاب دینے میں بڑا سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کریں۔آپ پر سوائے اپنی زات کے علاوہ کسی کی زمہ داری نہیں ہے۔اور مومنوں کو آمادہ کریں۔اللہ تعالیٰ جلد ہی لڑائی روک دے گا۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے۔اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ لڑائی میں اور عذاب دینے میں بڑا سخت ہے

سورہ البقرہ آیات 190 تا 193 پارہ 2

اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے ان کو قتل کرو ۔جو تمھیں قتل کریں۔اور زیادتی نہ کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔اور دشمنوں کو جہاں کہیں پاؤ انہیں قتل کرو۔اور جہاں سے انہوں نے تمھیں نکالا ہے۔تم بھی ان کو نکال دو۔اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے۔اور مسجد حرام کے پاس ان سے لڑائی نہ کرو۔جب تک کہ وہ خود تم سے نہ لڑیں۔پھر اگر وہ تم سے لڑیں تو تم بھی ان کو قتل کرو۔کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی یہی سزا ہے۔

پھر اگر وہ باز آجائیں۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔اور ان سے لڑو۔یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے۔اور اللہ تعالیٰ کا دین قائم ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو ظالموں کے علاوہ کسی پر سختی نہ کی جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے انہیں قتل کرو ۔جو تمھیں قتل کریں۔اور زیادتی نہ کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔اور دشمنوں کو جہاں کہیں پاؤ انہیں قتل کرو۔اور جہاں سے انہوں نے تمھیں نکالا ہے۔تم بھی ان کو نکال دو۔اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے۔اور مسجد حرام کے پاس ان سے لڑائی نہ کرو۔جب تک کہ وہ خود تم سے نہ لڑیں۔پھر اگر وہ تم سے لڑیں تو تم بھی ان کو قتل کرو۔کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی یہی سزا ہے۔پھر اگر وہ باز آجائیں۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔اور ان سے لڑو۔یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے۔اور اللہ تعالیٰ کا دین قائم ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے علاوہ کسی پر سختی نہ کی جائے۔

سورہ البقرہ آیت 195 پارہ 2

اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے خرچ کرو۔اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور احسان کرو۔اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے خرچ کرو۔اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور احسان کرو۔اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اس میں تعلیم پر خرچ کرنے والے لوگ بھی اسی زمرے میں آئیں گے۔کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کا علم سمجھ میں نہیں آسکتا۔یعنی سکول بنانا بھی اسی زمرے میں آئیں گے۔

سورہ نساء آیت 92 پارہ 5

اور اے ایمان والو جب تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں سفر کرو۔ تو تحقیق کرلیا کرو اور جو تمھیں فرمابرداری پیش کرے۔ اسے یہ نہ کہا کرو۔ کہ تم مومن نہیں ہو۔ تم چاہتے ہو زندگی کا سامان حاصل کرنا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت نعمتیں ہیں۔ اس سے پہلے تم بھی ایسے ہی تھے۔ پھر تم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا۔ پھر تم ضرور تحقیق کرلیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ایمان والو یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو جب تم اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جنگ کرو۔ تو تحقیق کرلیا کرو اور جو تمھیں فرمابرداری پیش کرے۔ یعنی جو کہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہے۔ اسے یہ نہ کہا کرو۔ کہ تم مومن نہیں ہو۔ یعنی تم قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اسکی اطاعت کرنے والے نہیں ہو۔ تم چاہتے ہو زندگی کا سامان حاصل کرنا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت نعمتیں ہیں۔ اس سے پہلے تم بھی ایسے ہی تھے۔ پھر تم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا۔ پھر تم ضرور تحقیق کرلیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم سامان حاصل کرنے کے لیے ایسا نہ کہو کہ تم ایمان والے نہیں ہو۔ تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ یعنی ایسے ہی گمراہ تھے۔ پھر تم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا۔ یعنی رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے ذریعے تمھیں گمراہی سے نکالا۔ تم بھی پہلے اس کی طرح گمراہ ہی تھے۔ اس لیے کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے تم ضرور تحقیق کرلیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

سورہ نساء آیت 88 پارہ 5

پھر تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمھارے دو رگروہ ہو رہے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں اُلٹا کردیا ہے۔ کیا آپ ﷺ چاہتے ہیں۔ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کردیا ہے۔ اسے آپ ہدایت دے دیں۔ اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے۔ اس کے لیے آپ ﷺ کوئی راستہ نہ پائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ پھر تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمھارے دو رگروہ ہو رہے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں اُلٹا کردیا ہے۔ کیا آپ ﷺ چاہتے ہیں۔ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کردیا ہے۔ اسے آپ ہدایت دے دیں۔ اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے۔ اس کے لیے آپ ﷺ کوئی راستہ نہ پائیں گے۔

سورہ الممتحنہ آیات 8 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔ جو تم سے نہ تو دین کے معاملے میں لڑے ہیں۔ اور نہ انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا ہے تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تم کو اُن لوگوں سے منع کرتا ہے۔ جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔ اور انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔ اور تمھارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی تو جو کوئی انسے دوستی کرے۔ وہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔ جو دین کے بارے میں جنگ نہ کرے۔ ان سے اچھے برتاؤ کا حکم ہے اور انصاف کا حکم ہے۔ صرف ان سے لڑائی کا حکم ہے۔ جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔ اب ان جنگ کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرے۔ تو وہ لوگ بھی ظالم ہیں۔ کیونکہ وہ کسی پر خوامخواہ ظلم میں مدد کرتے ہیں۔ اور دین میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

سورہ نساء آیات 71 تا 76 پارہ 5

اے ایمان والو اپنی حفاظت کا سامان ساتھ لے لو۔ پھر جماعتوں کی شکل میں یا اکھٹے چل پڑو اور بے شک تم میں سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو سستی کریں گے۔ پھر اگر تمھیں تکلیف پہنچتی ہے۔ تو ایسا منافق کہے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان کیا۔ کہ میں ان لوگوں کے ساتھ حاضر نہ تھا۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا تو ضرور کہے گا۔ گویا کہ تم میں اور

ان میں دوستی نہ تھی۔کاش کہ میں اگران لوگوں کے ساتھ ہوتا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا۔تو جولوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے فروخت کر چکے ہیں۔اور جوکوئی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جنگ کرے۔پھر وہ قتل ہو جائے یا غالب رہے۔ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے ۔

اور تمھیں کیا ہوا ہے۔کہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں ان کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لیے جنگ نہیں کرتے۔جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جہاں کے باشندے بڑے ظالم ہیں۔اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی ولی بنا۔اور اپنی طرف سے ہمارے کوئی مددگار بنا۔جولوگ ایمان رکھتے ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جنگ کرتے ہیں۔اور جولوگ کافر ہیں۔وہ طاغوت کے راستے میں لڑتے ہیں۔تو تم شیطان کے ولیوں کے خلاف جنگ کرو۔بے شک شیطان کی چال کمزور ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے اور منافق اور کافر یعنی فرقہ پرست لوگوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔ جو اپنے فرقوں یعنی طاغوت کے لیے لڑتے ہیں۔جو لالچی ہوتے ہیں۔دوسری قسم ان لوگوں کی ہے۔جو ایمان والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے لڑتے ہیں۔اور ظالم فرقہ پرستوں کے خلاف لڑتے ہیں۔دنیا کا ہر فرقہ طاغوت کا فرقہ ہے۔اور شیطان کا دوست ہے۔سوائے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے۔ایسے لوگ جو قرآن پاک کے لیے اور بے بس لوگوں کے لیے لڑتے ہیں۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تو جولوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے فروخت کر چکے ہیں۔اور جوکوئی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جنگ کرے۔پھر وہ قتل ہو جائے یا غالب رہے۔ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے ۔

ان آیات میں رسول ﷺ کے دور کے منافق لوگوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔جن کا رویہ یہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو اپنی حفاظت کا سامان ساتھ لے لو۔پھر جماعتوں کی شکل میں یا اکھٹے چل پڑو اور بے شک تم میں سے ایسے لوگ بھی ہیں۔جو سستی کریں گے۔پھر اگر تمھیں تکلیف پہنچتی ہے۔تو ایسا منافق کہے گا۔کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان کیا۔کہ میں ان لوگوں کے ساتھ حاضر نہ تھا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا تو ضرور کہے گا۔گویا کہ تم میں اور ان میں دوستی نہ تھی۔کاش کہ میں اگر ان لوگوں کے ساتھ ہوتا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا۔تو جولوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے فروخت کر چکے ہیں۔اور جوکوئی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جنگ کرے ۔پھر وہ قتل ہو جائے یا غالب رہے۔ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے ۔

سورہ نساء آیات 141 تا 143 پارہ 5

جو تمھارے متعلق انتظار میں رہتے ہیں۔کہ اگر تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح حاصل ہو تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے۔اور اگر کافروں کو کچھ حصہ مل جائے۔تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو رہے تھے۔اور تمھیں مومنوں سے نہیں بچایا تھا۔پھر تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔اور اللہ تعالیٰ ہرگز کافروں کو ایمان والوں کے مقابلے پر راستہ نہیں دے گا۔

بے شک منافق اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔حالانکہ اُس نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔تو سستی کے ساتھ لوگوں کو دکھانے کے لیے۔اور اللہ تعالیٰ کو بہت تھوڑا سا یاد کرتے ہیں۔وہ حیرت کے درمیان میں پڑے رہتے ہیں۔نہ ادھر کے اور نہ ادھر کے۔اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے۔تم اس کے لیے ہرگز کوئی راستہ نہ پاؤ گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ منافق لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔ان کا رسول ﷺ کے ساتھ یہ سلوک تھا۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں ۔جو تمھارے متعلق انتظار میں رہتے ہیں۔کہ اگر تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح حاصل ہو ۔تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے۔اور اگر کافروں کو کچھ حصہ مل جائے۔تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو رہے تھے۔اور تمھیں مومنوں سے نہیں بچایا تھا۔پھر تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔اور اللہ تعالیٰ ہرگز کافروں کو ایمان والوں کے مقابلے پر راستہ نہیں دے گا۔

بے شک منافق اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔حالانکہ اُس نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔تو سستی کے ساتھ لوگوں کو دکھانے کے لیے۔اور اللہ تعالیٰ کو بہت تھوڑا سا یاد کرتے ہیں۔

وہ حیرت کے درمیان میں پڑے رہتے ہیں۔نہ ادھر کے اور نہ ادھر کے۔اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے۔تم اس کے لیے ہرگز کوئی راستہ نہ پاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔تم کیوں ایسی باتیں کرتے ہو۔جو تم کرتے نہیں۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم کہو وہ جو تم کرتے نہیں۔بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے صفیں باندھ کر لڑتے ہیں۔گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا۔اے میری قوم تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔اور تم علم رکھتے ہو۔کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں۔پھر جب وہ پھر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔اور جب عیسیٰؑ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔اور میں اپنے سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔اور خوش خبری سنانے والا ہوں۔ایک رسول ﷺ کی۔جو میرے بعد آئے گا۔اس کا نام احمد ہوگا۔پھر جب وہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر ان کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی یعنی قرآن پاک کو اپنے منہ سے بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ اپنی روشنی کو مکمل کرنے والا ہے۔خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں تین رسولوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے موسیٰؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔جب ان کی قوم تورات سے پھر گئی یعنی مرتد ہوگئی۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔اور اسطرح انہوں نے تورات سے مرتد ہو کر اپنے رسول کو بہت ستایا۔ور جب عیسیٰؑ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔اور میں اپنے سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔اور خوش خبری سنانے والا ہوں۔ ایک رسول ﷺ کی۔جو میرے بعد آئے گا۔اس کا نام احمد ہوگا۔پھر جب وہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر ان کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

جب انہوں نے قرآن پاک کو جادو کہا تو انہوں نے اپنے ہی اوپر ظلم کیا۔حالانکہ رسول ﷺ نے اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا تھا۔

پھر اس کے بعد ہماری بات ہو رہی ہے قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر اور مشرک کہا گیا ہے۔رسول ﷺ نے جب یہ واضح دلائل ہمیں دیے۔تو رسول ﷺ کی قوم بھی اس سے پھر گئی یعنی مرتد ہو گی اور مختلف فرقوں کی فرمابرداری کرنے لگی۔اور قرآن پاک سے مرتد ہوگئی۔حالانکہ رسول ﷺ نے ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام کی طرف بلایا تھا۔مگر یہ مرتد ہو کر اپنے فرقوم کی فرمابرداری کر رہی ہے۔ایسے نام نہاد تمام فرقہ پرستوں کو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔فرقہ پرست اپنی پھونکوں سے قرآن پاک کی روشنی بجھانا چاہتے ہیں ان کو قرآن پاک کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو ساری دنیا پر غالب کر کے رہے گا۔

خواتین و حضرات

فرقہ پرست لوگ قرآن پاک کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو مکمل کرنے والا ہے خواہ کافروں اور مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت یعنی قرآن پاک کے ساتھ بھیجا ہے۔سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے۔تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے ہو اور اس کی اطاعت کرنے والے ہو۔تم کیوں ایسی باتیں کرتے ہو۔جو تم کرتے نہیں۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے صفیں باندھ کر لڑتے ہیں۔گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا۔اے میری قوم تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔حالانکہ تم علم رکھتے ہو۔کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں۔پھر جب وہ پھر گئے یعنی مرتد ہوگئے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔اور جب عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔اور میں اپنے سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔اور خوش خبری سنانے والا ہوں۔ایک

رسول ﷺ کی۔ جو میرے بعد آئے گا۔اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کران کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

عیسیٰؑ نے انجیل میں بتایا بھی ہوا ہے کہ احمد نام کا رسول ﷺ آئے گا۔ پھر جب رسول ﷺ واضح دلائل لے کران کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کو ن ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

جوسلوک رسول ﷺ کے ساتھ انجیل والوں نے کیا۔ یہی سلوک کافروں اور مشرکوں نے کیا یعنی فرقہ پرستوں نے کیا رسول ﷺ نے انہیں اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا تھا مگر انہوں نے فرقوں کی فرمابرداری کرلی۔ یعنی رسول ﷺ کے واضح دلائل یعنی قرآن پاک کی اصل عبارت کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ بلکہ نام نہاد مفسروں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اور واضح دلائل یعنی قرآن پاک سے پھر گئے ہیں یعنی مرتد ہوگئے ہیں جس طرح موسیٰؑ کی قوم مرتد ہوگئی تھی۔اور عیسیٰؑ کی قوم مرتد ہوگئی تھی۔سب نے ایک ہی کام کیا ہے صرف طریقہ مختلف ہے۔ نام نہاد مسلمان یعنی فرقہ پرست یعنی کافر اور مشرک رسول ﷺ کے لائے ہوئے واضح دلائل کو نہیں مانتے۔اور اپنے فرقوں کی فرمابرداری کرتے ہیں ۔اس طرح قرآن پاک سے لوگ مرتد ہو چکے ہیں۔اور رسول ﷺ کو ستانے کا کام جاری اور ساری ہے۔ جس طرح لوگوں نے موسیٰ کو ستایا۔ حالانکہ فرقہ پرست قرآن پاک کے مرتد ہیں۔مگر یہ رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں فرقے بنا کر دراصل رسول ﷺ کو ستانے کا کام کررہے ہیں۔ان کے مقابلے کے لیے ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننا ہوگا۔ کیونکہ یہ تمام لوگوں کو مرتد بنانے کے لیے سرکش ہوگئے ہیں۔

سورہ نحل آیات 41 تا 42 پارہ 14

اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے ہجرت کی۔اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ تو ہم انہیں دنیا میں بھی اچھی جگہ دیں گے۔اور آخرت میں تو بہت بڑا اجر دیں گے۔کاش وہ علم رکھتے۔ جن لوگوں نے صبر کیا۔اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی بات کررہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ یعنی قرآن پاک کے لیے ہجرت کریں۔اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ تو انہیں اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی اچھی جگہ دیں گے۔اور آخرت میں تو بہت بڑا اجر دیں گے۔کاش وہ علم رکھتے۔ جن لوگوں نے صبر کیا۔اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

سورہ الحج۔آیت 78۔پارہ 17

اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اُس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی وہ تمھارے باپ ابراہیمؑ کا طریقہ ہے ۔اُس نے تمھارا نام فرمابردار رکھا ہے۔ یعنی مسلم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی ہے تا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو نماز قائم کرو اور زکوہ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے دین کی وضاحت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم اپنے باپ ابراہیمؑ کے طریقے پر قائم ہو جاؤ جس میں کوئی تنگی نہیں رکھی اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس میں بھی فرمابردار رکھا ہے تا کہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرتا ہے تو وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہ بنے گا پھر

فرمابردار بننے کا طریقہ بتایا جارہا ہے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑلو یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑلو نماز پڑھو زکوۃ دو اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار ہے ۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی ۔یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔اب جو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرے گا یعنی قرآن پاک کے لیے کام کرے گا۔وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہوگا۔یہی کام رسول ﷺ نے بھی کیا ہے۔پہلے رسولوں پر ایمان لانے والوں کا نام بھی مسلم تھا۔اگر ہم فرقے چھوڑ کر رسول ﷺ پر ایمان لے آئیں اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیں تو ہمارا نام بھی مسلم ہے۔

سورہ توبہ آیات 119 تا123 پارہ11

اے ایمان والو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔اہل مدینہ اوران کے اردگرد رہنے والے دیہاتیوں کے لیے مناسب نہ تھا۔کہ وہ رسول اللہ سے پیچھے رہ جائیں۔اور نہ یہ کہ اپنی جان کوان کی جان سے عزیز سمجھیں۔یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے پانی کی پیاس کی تکلیف۔اور نہ تھکان اور نہ بھوک کی تکلیف ہوتی ہے۔اور ایسے مقامات کو روندتے ہیں اور جہاں ان کا چلنا کفار کو نا گوار ہوتا ہے۔اور دشمنوں سے کوئی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔مگران کے لیےاس کے بدلے میں عمل صالح لکھا جاتا ہے۔بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر ضائع نہیں کرتا۔اور وہ کوئی چھوٹی یا بڑی چیز خرچ کرتے ہیں۔اور وہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں۔تو ان کے سب عمل لکھے جاتے ہیں۔تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بہترین اعمال کا بدلہ دے۔اور یہ بات مناسب نہیں کہ سب کے سب مومن نکل کھڑے ہو۔پھر ایسا کیوں نہ ہو۔کہ ہر گروہ میں سے چند لوگ ان میں سے نکل کھڑے ہوں اور وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔اور جب وہ اپنی قوم کے پاس جائیں تو ان کو خبردار کریں تاکہ وہ بچے رہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے لوگوں کی بارے مین مکمل تفصیل بیان کرر ہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر ضائع نہیں کرتا۔اور وہ کوئی چھوٹی یا بڑی چیز خرچ کرتے ہیں۔اور وہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں۔توان کے سب عمل لکھے جاتے ہیں۔تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بہترین اعمال کا بدلہ دے۔اور یہ بات مناسب نہیں کہ سب کے سب مومن نکل کھڑے ہو۔پھر ایسا کیوں نہ ہو۔کہ ہر گروہ میں سے چند لوگ ان میں سے نکل کھڑے ہوں اور وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔اور جب وہ اپنی قوم کے پاس جائیں تو ان کو خبردار کریں تاکہ وہ بچے رہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اگر پیاس لگے بھوک لگے یا تھکان ہو اور وہ وہاں جائیں۔جہاں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو نا گوار ہو۔ان کے اس ہر صالح عمل کو لکھا جاتا ہے۔یہ احسان کرنے والے لوگ ہیں۔۔بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر ضائع نہیں کرتا۔

احاطہ کتاب

خواتین وحضرات!

میرا اس کتاب کو لکھنے کا مقصد آپ کو اللہ تعالیٰ کا راستہ دکھانا تھا۔اس وقت اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کیلیے کوئی بھی نہیں لڑرہا۔سب فرقوں کی لڑائی لڑرہے ہیں ۔جو کافروں اور مشرکوں کی لڑائی ہے۔ اس لڑائی سے ہمیں یعنی بےقصور عوام کو فوجی بھائی اللہ تعالیٰ کی مدد سے بچارہے ہیں۔ورنہ فرقہ پرستی اس وقت عروج پر ہے۔اور انسانیت کی تذلیل بھی عروج پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے تو کوئی بھی جہاد نہیں کررہا۔اپنے فرقے کے لیے لڑا جارہا ہے۔قرآن پاک کو اندھوں کی طرح ہی پڑھا جارہا ہے۔اور تعلیم کے بغیر قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کی جاسکتی۔تعلیم ہوگی۔تو قرآن پاک سمجھ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

اب میں نے جو قرآن پاک کا کام کیا ہے۔یہ ایک اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوشش ہے۔جہاد ہے۔اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے۔آمین۔

سورہ آل عمرآن آیات98 تا99 پارہ4

کہہ دو اے کتاب والو۔تم اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کیوں کرتے ہو۔اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔اس پر جو تم کرتے ہو۔کہہ دو اے کتاب والو تم اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے کیوں روکتے ہو۔جو ایمان لا چکا ہے۔تم اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اور تم گواہ ہو۔اور اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔جو تم کرتے ہو۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والےلوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔اے کتاب والو یعنی قرآن پاک والو۔تم اللہ تعالیٰ کے آیات کا کفر کیوں کرتے ہو۔اوراللہ تعالیٰ گواہ ہے۔اس پر جوتم کرتے ہو۔تم اس کواللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے کیوں روکتے ہو۔جوایمان لاچکا ہے۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتااوراس کی اطاعت کرتا ہے۔تم اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اورتم گواہ ہو۔اوراللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔جوتم کرتے ہو۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں گواہ کالفظ دودفعہ آیا ہے۔یہ اُن تمام فرقہ پرستوں کے نام پیغام ہے۔جو قرآن پاک کا دعویٰ کرتے ہیں۔مگرکسی کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔یعنی کسی کوایمان والا بننے نہیں دیتے۔یہ بھی گواہ ہیں اوراللہ تعالیٰ بھی گواہ ہے۔

خواتین وحضرات!

اس بات کا تجربہ مجھے اُس وقت ہوا۔جب دو مختلف فرقوں والوں کو میں نے قرآن پاک کی دعوت دی یعنی ایمان کی دعوت دی۔جو میرے انتہائی قریبی تھے۔تو وہ فرقہ پرست جوایک دوسرے کوکافراورمشرک کہتے تھے۔میرے خلاف متحد ہوگئے۔تو یہ آیات مجھے بہت یاد آئیں۔کہ ان کی یہ ساری حرکتیں اللہ تعالیٰ دیکھ رہیں ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جوقرآن پاک کی قسم کھانے والے کوسچا مان لیتے ہیں۔مگراس کے اندر جو لکھا ہوا ہے۔اس کوکب سچ مانیں گے۔حالانکہ وہ خودبھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول ﷺ سچا قرآن پاک لائے ہیں۔ان پراللہ تعالیٰ گواہ ہےاوران کودیکھ رہا ہے۔کہ کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے نافرمان بنے ہوئے تھے۔

آئیں ان آیات کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 98 تا 103 پارہ نمبر 4

کہہ دو اے کتاب والو۔تم اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی کیوں کرتے ہو۔اوراللہ تعالیٰ گواہ ہے۔اس پرجوتم کرتے ہو۔کہہ دواے کتاب والوتم اس کواللہ تعالیٰ کے راستے سے کیوں روکتے ہو۔جوایمان لاچکا ہے۔تم اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اورتم گواہ ہو۔اوراللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔جوتم کرتے ہو۔

اے ایمان والو! اگرتم کسی کی فرقے اطاعت کروگے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافربنادیں گے۔اورتم کفرکربھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پراللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اوراللہ کارسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اورجو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرورسیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اے ایمان والواللہ تعالیٰ سے ایسے ڈروجیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اورمرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے۔اوراللہ تعالیٰ کی رسی کومضبوطی سے تھام لو۔اورفرقے نہ بنانا۔اوریادکروکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نعمت دی جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھراس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی اورتم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے اورتم تو آگ کے گڑھے کے کنارے تھے پھراللہ تعالیٰ نے تم کو بچالیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کوتمہارے لئے کھول کربیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں گواہ کالفظ دودفعہ آیا ہے۔یہ اُن تمام فرقہ پرستوں کے نام پیغام ہے۔جو قرآن پاک کا دعویٰ کرتے ہیں۔مگرکسی کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔یعنی کسی کوایمان والا بننے نہیں دیتے۔یہ بھی گواہ ہیں اوراللہ تعالیٰ بھی گواہ ہے۔لوگ خودبھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول ﷺ سچا قرآن پاک لائے ہیں۔ان پراللہ تعالیٰ گواہ ہےاوران کودیکھ رہا ہے۔کہ کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے نافرمان بنے ہوئے تھے۔یعنی کفرکرتے ہیں۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافربن جاتا ہے۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھرکفرہوجائے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کررہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کررہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کوسچ ماننے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کوسچ ماننے والواوراس کی اطاعت کرنے والو۔جن کوکتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگرتم کسی گروہ کی اطاعت کروگے۔تووہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافربنادیں گے۔اورتم کسطرح کفرکرسکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پرپڑھی جاتیں ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کارسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اورجواللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اوراس طرح ڈروجس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اورتمھیں

اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔ اور مسلم نہیں ہوگے۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔ اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔ رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔ اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔ اور مسلم یعنی فرمابردار نہیں رہتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان یعنی کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دے رہیں ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے اور فرقہ نہ بنایا جائے پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو خبردار کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یاد کرو جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے نعمت دی نعمت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے نبیؐ کے زمانے میں فرقوں کی بہتات اور لڑائی کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نعمت یعنی قرآن پاک نازل کیا۔ جس کی وجہ سے جنگ وجدل کی کیفیت ختم ہوگئی سب لوگ آپس میں بھائی بھائی بن گئے حالانکہ قرآن پاک آنے سے پہلے وہ آگ کے کنارے اس طرح تھے جس طرح آج ہم ہیں۔ قرآن پاک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی بات وضاحت سے بیان کرتا ہے آج بھی فرقہ واریت کی وجہ سے ہمارا ملک آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑا ہے اس طرح جب قرآن آیا تو لوگ فساد اور جنگ و جدل کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے اسی طرح جس طرح آج ہم فرقہ واریت کی جنگ کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔

اور سب صراط المستقیم کی تلاش میں فرقوں سے چمٹے ہوئے ہیں حالانکہ یہ قرآن صراط مستقیم ہے اگر ہم آج اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لائے ہوئے سچ یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں تو ہم آگ میں گرنے سے بچ جائیں گے پھر سے بھائی بھائی بن جائیں گے۔ اگر ہم نے قرآن کو مضبوطی سے نہ پکڑا اور فرقوں پر ہی رہے تو ہم نے آگ میں گرنا ہی ہے۔

سورہ عنکبوت آیت 43 پارہ 20

اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں اور ان کو صرف علم والے لوگ ہی سمجھتے ہیں۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ صرف علم والے لوگوں سے بات کرتے ہیں۔ اور اُسے سمجھاتے ہیں۔ اور اُن سے علمی مثالیں بیان کرتے ہیں۔

میں قرآن پاک کا کام کر رہی تھی ۔ ایک دو فرقہ پرستوں کو پتہ چلا تو انہوں نے رشتہ داری کا واسطہ دے کر قرآن پاک میں غور کرنے سے منع کیا۔ اور کسی بھی فرقے کی اطاعت کا حکم دیا۔ انہیں قرآن پاک سے اتنا بیر ہوگا۔ یہ تو میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک کی طرف چلتے ہیں

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی بس ایک ہی وصیت ہے۔ کہ فرقہ نہ بنانا۔ اور اس کو شرع کہتے ہیں۔ اور یہ وصیت اللہ تعالیٰ نے سب رسولوں کو کی۔ جو فرقہ پرستوں کو بہت ناگوار ہے۔ یعنی مشرکوں کو بہت ناگوار ہے۔

یعنی ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کو شرع کہتے ہیں۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ یعنی شرع مقرر کی ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔ یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے

ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو یہی وصیت کی۔کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بلایا۔مگر مشرکوں کو یہی بات ناگوار ہے۔اور وہ دین میں فرقے بنالیتے ہیں۔اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔اور فرقے بنالیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہ تھی۔کہ فرقے نہیں بنانے۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کی طرف آجانا۔ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔تو ہم ہدایت حاصل نہ کر سکیں گے۔اور مشرک مریں گے۔نام نہاد مفسروں نے اللہ تعالیٰ کی وصیت میں تبدیلی کر کے فرقے بنالیے۔اور اس طرح نہ صرف خود مشرک بنے۔بلکہ بہت سارے لوگوں کو بھی اسی راستے پر لگایا۔

خواتین وحضرات!

اب ان آیات کو تفصیل سے دکھانا چاہوں گی۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13 تا 16۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کی ہے۔اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا۔یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اسی کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔اور اس طرح قائم رہیے۔جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجیے اور کہہ دیجیے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو قبول کر لیا گیا ہے۔ان کی دلیل ان کے رب کے نزدیک فضول ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہیں بنانا۔یہی دین پہلے دوسرے رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم یعنی قرآن پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔

آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ شرع کا مطلب ہے فرقے نہ بنانا۔ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا اور ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا۔

جب ایک اللہ تعالیٰ کو لوگوں نے قبول کرلیا۔پھر کوئی جواز نہیں بنتا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کیا جائے پھر اگر فرقہ پرست اس کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔یعنی فرقہ پرست وہ لوگ ہیں۔جن کا سورہ فاتحہ میں ذکر کیا گیا ہے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ان کے مقابلے میں میری کتاب دیکھیں۔اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والوں کا مقام۔فرقہ پرستی ایک مصیبت ہے ایک لعنت ہے۔جسے ہم گلے میں لٹکائے پھر رہے ہیں۔اس کی وجہ سے ہم اسلام سے نکل گئے۔فرقہ پرستی کے اس طوق کو گلے سے اُتاریے اور ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن جائیں۔یعنی اسلام لے آئیں یعنی مسلم بن جائیں۔

۔قرآن پاک قیامت تک جھوٹ اور سچ میں فرق کریگا۔جس بات کو سچ کہے گا۔وہی سچ ہوگی اور جس بات کو جھوٹ کہے گا وہ جھوٹی ہوگی۔جس کو کافر کہے گا وہی کافر ہوگا۔اور جس کو مسلم بتائے گا وہی مسلم ہوگا۔جس کو مرتد بتائیگا وہی مرتد ہوگا۔قیامت والے دن بھی اسی دین کے مطابق فیصلے ہوں گے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ فاتحہ میں کہتے ہیں۔وہ دین کے دن کا مالک ہے۔قیامت والے دن قرآن پاک میں بتائے ہوئے دین کے مطابق اللہ تعالیٰ فیصلے کرے گا۔ قرآن پاک صرف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کے علاوہ کوئی کلام اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اگر کوئی اللہ تعالیٰ پر بات بنائیگا۔اگر وہ قرآن پاک میں موجود نہیں ہوگی تو یہ اللہ تعالیٰ پر بہتان ہوگا۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن میزان بھی قرآن پاک ہوگا۔